احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار 10 دسمبر 2001ء

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

سوموار 10 دسمبر 2001ء 24 رمضان 1422 ہجری - 10 فتح 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 282

آزادی کا مہینہ

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

یقیناً ہر روز افطاری کے وقت اللہ کی خاطر لوگ (آگ سے) آزاد کئے جاتے ہیں اور ایسا ہر رات ہوتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الصیام باب فی فضل شھر رمضان حدیث نمبر 1633)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اگر کوئی خود روزہ نہ رکھے تو یہ اور بات ہے۔ افسوس کی بات ہے کہ (-) خود شریعت کی توہین کرتے ہیں چنانچہ دیکھو۔ جنہوں نے ان دنوں روزے رکھے ہیں وہ کچھ دبلے نہیں ہو گئے اور جنہوں نے استخفاف کے ساتھ اس مہینہ کو گزارا ہے وہ کچھ موٹے نہیں ہو گئے۔ ان کا بھی وقت گزر گیا۔ ان کا بھی زمانہ گزر گیا جاڑے کے روزے تھے۔ صرف غذا کے اوقات کی تبدیلی تھی۔ سات آٹھ بجے نہ کھائی چار پانچ بجے کھا لی۔ باوجود اس قدر رعایت کے پھر بھی بہتوں نے شعائر اللہ کی عظمت نہیں کی۔ اور خدا تعالیٰ کے اس واجب التکریم مہمان ماہ رمضان کو بڑی حقارت سے دیکھا۔ اس قدر آسانی کے مہینوں میں رمضان کا آنا ایک قسم کا معیار تھا اور مطیع و عاصی میں فرق کرنے کے لئے یہ روزے میزان کا حکم رکھتے تھے۔

(ملفوظات جلد اول ص 316)

11 فروری 1907

بوقت ظہر

خط سے سوال پیش ہوا کہ میں بوقت سحر بماہ رمضان اندر بیٹھا بے خبری سے کھاتا پیتا رہا جب باہر نکل کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ سفیدی ظاہر ہوگئی ہے۔ کیا وہ روزہ میرے اوپر رکھنا لازم ہے یا نہیں؟

حضرت نے فرمایا

بے خبری میں کھایا پیا تو اس پر اس روزے کے بدلے میں دوسرا روزہ لازم نہیں آتا۔

پھر سوال پیش ہوا کہ کتب علیکم الصیام سے فرضی روزے مراد ہیں یا اور روزے مراد ہیں۔

فرمایا۔ کتب سے فرضی روزے مراد ہیں۔

(ملفوظات جلد پنجم ص 147)

خدمت خلق کی ایک عظیم بابرکت تحریک

مشہور حدیث ہے کہ قیامت کے دن خدا تعالیٰ بعض لوگوں سے یوں مخاطب ہوگا کہ میں بھوکا' پیاسا اور ننگا تمہارے پاس آیا تھا لیکن تم لوگوں نے مجھے خوراک پانی اور لباس سے محروم رکھا تو وہ عرض کریں گے اے خدا تو تو ساری طاقتوں کا سرچشمہ ہے یہ کیسے ممکن ہوسکتا ہے تو خدا تعالیٰ فرمائے گا۔ میرا فلاں بندہ تمہارے پاس بھوکا آیا تھا تم نے اسے کھانا دینے سے انکار کردیا۔ میرا فلاں بندہ تمہارے پاس پیاسا آیا تھا تم نے اسے پانی سے محروم رکھا اور میرا فلاں بندہ ننگا آیا تھا تم نے اسے لباس دینا گوارا نہ کیا۔ یہ حدیث اس امر کی غماز ہے کہ یتامیٰ مساکین بیوگان' ناداروں' بیکسوں اور محتاجوں کی ضروریات کو پورا کرنا خدا تعالیٰ کے پیار اور رضا کو حاصل کرنا ہے۔

یتامیٰ - بیوگان اور مساکین کی ضروریات کو پورا کرنے کے بارہ میں آیات قرآنیہ اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں ہی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دور خلافت کے آغاز میں ہی خدا تعالیٰ کے گھر کی تعمیر کے ساتھ نادار محتاج اور غریب خاندان جو کلی یا جزوی طور پر گھر کی تعمیر کی استطاعت نہیں رکھتے ان کو گھریا رہائشی سہولت مہیا کرنے کی بابرکت تحریک ''بیوت الحمد سکیم'' کا اجراء فرمایا۔

جماعت احمدیہ کی تاریخ مثالی قربانیوں کے لحاظ سے نمایاں ہے اور حسب حدیث کہ جو اپنے بھائی کی ضروریات کا خیال رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ضروریات کا کفیل ہو جاتا ہے جماعت اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی اور اپنے اموال اور نفوس میں حصول برکت کے لئے کوشاں رہتی ہے۔ چنانچہ بیوت الحمد سکیم میں بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے احباب کرام نے مثالی نمونہ پیش فرمایا۔

اب خدا تعالیٰ کے فضل سے یکصد کوارٹر جن میں سے آٹھ زیر تعمیر ہیں پر مشتمل تمام سہولیات سے آراستہ کالونی تعمیر ہو چکی ہے جس میں 80 مکانات 5 مرلہ ہیں اور بیس مکانات 7 مرلہ ہیں اور ان میں نوے کے قریب خاندان آباد ہیں اسی طرح 500 مستحقین کو ان کے اپنے اپنے گھروں میں ضرورت کے مطابق جزوی توسیع کے لئے لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی

باقی صفحہ 7 پر

دعوت الی اللہ کے سنہری گر

8

پر حکمت نصائح

ایمان افروز واقعات

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

ہدایت کی دعا

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ طفیل بن عمرو جو دوس قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے وہ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ حضورؐ دوس قبیلہ نے (آپؐ کی) سخت نافرمانی کی ہے اور اللہ کی دعوت کو قبول کرنے سے انکار کیا ہے حضورؐ اب ان کے لئے بددعا کریں۔ حضورؐ نے ان کی بات سنی اور قبلہ رخ ہو کر اپنے ہاتھ اٹھائے۔ حضورؐ کو صحابہؓ نے یوں دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے دیکھا تو سوچا کہ دوس قبیلہ اب ہلاک ہو گیا لیکن حضورؐ نے اس موقع پر یہ دعا کی کہ اے اللہ دوس قبیلہ کو ہدایت دے اور ان کو میرے پاس لے آ۔ اے اللہ دوس قبیلہ کو ہدایت دے اور ان کو مجھے زاد دے۔

(الفتح الربانی جلد 22 ص 25)

عہد کی پابندی

ایرانیوں کا ایک سردار ہرمزان نامی تھا۔ ایرانی جب قادسیہ کے میدان میں شکست کھا کے بھاگے تو اس شخص نے خوزستان کے علاقہ میں اپنی حکومت قائم کرلی۔ مسلمانوں نے اسے شکست دی تو اس نے اطاعت قبول کرلی مگر کئی دفعہ بغاوت کی۔ یہاں تک کہ آخری بار اس نے شکست کھا کر کہا کہ میں صلح کرتا ہوں شرط یہ ہے کہ مجھے مدینہ میں حضرت عمرؓ کے پاس بھیج دیا جائے۔

وعدہ کے مطابق اسے حضرت عمرؓ کے پاس پہنچایا گیا اور حضرت عمرؓ نے اس سے بدعہدی کی وجہ دریافت کی تو کہنے لگا مجھے پیاس لگی ہے۔ پانی لایا گیا تو پیالہ پکڑ کر کہنے لگا آپ مجھے پانی پینے کی حالت میں قتل کردیں گے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا جب تک تم یہ پانی نہ پی لو تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچایا جائے گا۔ یہ سنتے ہی اس نے پیالہ ہاتھ سے رکھ دیا اور کہا میں اسے پیتا ہی نہیں۔ اب آپ مجھے وعدہ کے مطابق قتل نہیں کر سکتے۔

یہ ایک بدیہی امر ہے حضرت عمرؓ کے قول میں اس قسم کے وعدہ کی کوئی بات نہیں تھی۔ ایک عمومی رنگ میں بات کی گئی جسے دشمن توڑ مروڑ کر فائدہ اٹھا رہا تھا مگر حضرت عمرؓ کا کردار یہ تھا کہ آپ نے فرمایا تم نے مجھے دھوکا دیا تھا مگر میں وعدہ خلافی نہیں کروں گا۔ بدعہدی کے مقابلہ میں عہد کی پابندی اور قدرت رکھنے کے باوجود عفو اور احسان کا اتنا گہرا اثر ہوا کہ ہرمزان نے کلمہ توحید پڑھ کر اسلام قبول کرلیا۔

(العقد الفرید لابن عبدربہ جز اول ص 125 کتاب الفریدۃ فی الحروب باب المکیدۃ فی الحرب)

کتب مسیح موعود کی تاثیر

حضرت چوہدری غلام حسن صاحبؓ ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر ساکن لوریوالہ ضلع گوجرانوالہ (وفات 26 دسمبر 1933ء) حضرت مسیح موعود کے مخلص رفقاء میں سے تھے آپ اپنے حالات میں رقم طراز ہیں:۔

''میں مشن سکول میں تعلیم پاتا تھا جب دین حق کی برائیاں جو انجیل پڑھانے والا استاد بیان کرتا تھا اس کے متعلق گھر آ کر اپنی مسجد کے مولوی سے دریافت کرتا تھا تو وہ میری تسکین کرنے کی بجائے یہ کہہ دیا کرتا تھا کہ ہم اسی لئے تم کو منع کرتے تھے کہ انگریزی نہ پڑھو عیسائی ہو جاؤ گے۔......... آخر مجبور ہو کر خاموش ہو جاتا۔ جب طالب علمی کا زمانہ ختم ہو گیا اور ملازمت اختیار کی تو سرسید کی تفسیر اور ترجمہ صحیح بخاری و مسلم خریدی گئیں۔ ان کو پڑھنے سے کچھ معلومات وسیع ہوگئیں اور قرآن کریم کے بار بار پڑھنے سے علم میں ترقی ہوگئی مگر پوری پوری تسکین نہ ہوئی اسی اثناء میں حضرت مسیح موعود کی تعلیم بھی کانوں میں پہنچی اور جب علماء سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے یہ جواب دیا کہ یہ شخص منسوخ قرآنی آیتوں پر عمل کرتا ہے۔ اب دل میں اور شبہ پیدا ہو گیا کہ قرآن کریم بھی ایسی کتاب ہے کہ اس پر بھی عمل درست نہیں اسی اثنا میں میرے ایک دوست نے ازالہ اوہام ہم کو پڑھنے کے لئے بھیجی جس کو میں نے بڑے غور سے پڑھا میرے بہت سے شکوک رفع ہو گئے پھر اور کتابیں منگا کر پڑھتا رہا۔ جب یہ پڑھا کہ قرآن کریم کا ایک لفظ بھی منسوخ نہیں ہوا اور متشابہات اور محکمات کی بحث کو پڑھا تو دل باغ باغ ہو گیا اور دین حق کا منور چہرہ مجھ کو نظر آ گیا تو میں مسیح موعود کے قدموں میں جا گرا اور بیعت کرلی''۔

(الحکم 14 جنوری 1934ء)

طفل داعی الی اللہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں

چک 192 سے دو احباب مکرم دین محمد صاحب و ماہی صاحب نے لکھا کہ ایک احمدی لڑکے مسمّی عبدالحمید نے ہمیں دعوت الی اللہ کی اور کتاب نزول المسیح پڑھ کر سنائی اور سمجھائی۔ ہم دونوں کے قلب نے گواہی دی کہ حضرت مرزا صاحب خدا کے (مامور) ہیں۔ ہمیں سلسلہ احمدیہ میں داخل فرمایا جائے۔

(الفضل 29 اپریل 1916ء)

امجد احمد صاحب

بیت الذکر دیکھنے کی دعوت عام

جماعت جرمنی کا ایک دلکش پروگرام

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے 3 اکتوبر 2001ء کو لوکل امارت فرینکفرٹ کی جانب سے فرینکفرٹ کی سب سے پہلی بیت نور میں دعوت عام Tag Der Offenen Tur کی ایک بڑی شاندار تقریب منعقد کی گئی جس میں تقریباً چار سو جرمن افراد نے شرکت کی اور بڑے شوق اور دلچسپی کے ساتھ احمدیت کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ بیت نور کی تاریخ میں یہ سب سے بڑا اجتماع تھا۔ کسی ایک موقع پر اتنی بڑی تعداد میں جرمن لوگ، ریڈیو ٹی وی اور اخبارات کے نمائندے اس سے پہلے کبھی نہیں آئے۔

3 اکتوبر مشرقی اور مغربی جرمنی کے اتحاد کا دن ہے اور جرمن تاریخ میں اس دن کی ایک خاص اہمیت ہے۔ اس دن کی یاد میں ہر سال 3 اکتوبر کو اہل جرمنی Tag der offenen Tur مناتے ہیں اس موقع پر جماعت احمدیہ بھی اپنی بیوت الذکر میں یہ دن اس طرح مناتی ہے کہ بیت میں آنے کے خواہش مند مہمانوں کے لئے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ چنانچہ اس سال بھی جرمنی کی متعدد بیوت کے دروازے عام لوگوں کے لئے کھولے گئے اور جرمنی بھر میں ہزار ہا لوگوں نے مختلف بیوت میں جا کر احمدیت کے متعلق معلومات حاصل کیں۔ عیسائیوں کے چرچ اور بعض حلقے اس واقعہ کو اپنے لئے ایک لمحہ فکریہ قرار دے رہے ہیں۔

اس تقریب سے چند روز قبل ریڈیو اور ٹی وی پر اس پروگرام کے بارے میں اعلان کروائے گئے' اخبارات میں خبریں شائع کرائی گئیں۔

جس کے نتیجہ میں بہت سے جرمن لوگ بیت نور میں آنے پر آمادہ ہوئے' فرینکفرٹ کے علاوہ گردونواح کے 50-40 کلومیٹر دور کے علاقوں سے سفر کر کے لوگ یہاں پر آئے۔ ان لوگوں نے اس بات کا اقرار کیا اور بیت الذکر کی مہمانوں کی کتاب میں بھی درج کیا کہ اخبارات میں شائع ہونے والی خبریں دیکھ کر وہ یہاں آنے پر آمادہ ہوئے۔ ہر آنے والے مہمان کا گلاب کے پھول سے استقبال کیا گیا۔ ان ممالک میں پھول محبت اور اظہار جذبات کا ذریعہ سمجھے جاتے ہیں۔ ntv نے جو کہ جرمنی کا اہم ٹی وی سٹیشن ہے' جرمنی کی ایک ہزار سے زائد مساجد میں سے صرف ہماری بیت نور کا ہی انتخاب کیا۔ آج کل جبکہ جنگ اور دہشت گردی کی خبروں کے پس منظر میں ہر شخص ntv پر خبریں سنتا ہے' ایسے وقت میں جرمنی اور دیگر ہمسایہ ممالک کے لاکھوں افراد نے بیت نور کی جھلکیاں' جرمنوں کی احمدیت سے دلچسپی کے ایمان افروز مناظر دیکھے اور احمدیت کا پیغام ان تک پہنچا۔ الحمدللہ۔ اس کے علاوہ Hessischer Rundfunk نے بھی اپنی ٹی وی کی خبروں میں بیت نور میں تقریب کی رپورٹ دکھائی اور جماعت احمدیہ کا موقف بھی بتلایا۔ جرمنی کے اہم اخبارات' Frankfurter Rundschau, Frankfurter Neue Presse, Die Tageszeitung نے تفصیل کے ساتھ باتصویر رپورٹیں شائع کیں۔ جرمن نیوز ایجنسی Dpa نے اس روز نماز ظہر کی تصویر بنا کر ریلیز کی۔ Wdr اور Horfunk Deutschlandfunk نے ریڈیو پر انٹرویوز اور رپورٹیں دیں۔ msn کی جانب سے کئی روز تک انٹرنیٹ میں نماز ظہر کے موقع پر بنائی گئی تصویر دکھائی جاتی رہی۔

ریڈیو اور ٹی وی کے واقف کاروں کو جو دعوت نامہ بھجوایا گیا تھا اس میں بیت نور کی تاریخی اہمیت بھی بتائی گئی تھی کہ 12 ستمبر 1959ء کو اقوام متحدہ کے سابق صدر اور عالمی عدالت کے سابق صدر سر ظفر اللہ خاں نے اس بیت کا افتتاح کیا تھا۔ کچھ دانشوروں' سماجی ثقافتی اور سیاسی اداروں کے نمائندوں کے لئے یہ پہلو بھی بہت قابل احترام تھا۔

دینی تعلیمات سے متعلق معلومات حاصل کرنے والے مہمانوں میں سے 99 فی صد جرمن تھے۔ 20 یا 25 کے قریب ایسے مہمان آئے جو احمدی بھائیوں کے دوست یا زیر دعوت تھے مگر زیادہ تعداد نئے لوگوں کی تھی۔

آنے والے مہمانوں نے اس بات کا اعتراف کیا کہ پہلی بار انہیں احمدیت کی اس طرح سے ایک صحیح تصویر دیکھنے کا موقع ملا ہے۔ بہت سے لوگوں کو قطعاً یہ معلوم نہ تھا کہ بیت خدا کا گھر ہے اور یہاں ایک غیر بھی آ سکتا ہے۔ چند کی رائے میں ایسی تقاریب کو جاری رہنا چاہئے اور انہوں نے دوبارہ آنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ ضیافت کا شعبہ دن بھر بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ چائے' کیک اور پاکستانی کھانوں سے مہمانوں کی تواضع کرتا رہا۔

شام 4 بجے ہدایت اللہ ہوبش نے احمدیت اور مغرب کے موضوع پر ایک تقریر کی۔ وقت سے پہلے ہی لوگ خاموشی کے ساتھ بیٹھ گئے اور بڑی دلجمعی اور اشتیاق سے تقریر سنی۔ اس کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہا۔ اس روز مختلف مکتبہ فکر اور مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگ بیت میں آئے۔ متعدد سماجی اور مذہبی اداروں کے نمائندگان یہاں پر موجود تھے۔ جرمنی کی سیاسی پارٹی SPD اور CDU کے لوگوں نے بھی اس میں شرکت کی۔ آنے والوں میں زیادہ تعداد اعلیٰ تعلیم یافتہ' مدبر اور دانشور طبقہ سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی تھی۔ جلسہ کے اختتام کا وقت شام 7 بجے تھا مگر دو مہمان رات دس بجے گئے۔

(ماہنامہ اخبار احمدیہ جرمنی اکتوبر 2001ء)

خدا تعالیٰ کی قدرتوں اور رحمتوں کا زندہ نمونہ۔ جماعت احمدیہ کی کامیابیوں کا روشن نشان

عالمگیر احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل

احمدیہ ٹیلی ویژن سے استفادہ کر کے برکات حاصل کریں

غلام مصطفیٰ تبسم صاحب

قسط اول

خدا کے فضل وکرم سے آج کے دور میں جماعت احمدیہ عالمگیر پر اللہ تعالیٰ کے افضال اور انعامات کا جو شاندار سلسلہ جاری ہے اس میں احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل نمایاں ہے۔ وہ بات جو چند سال پہلے خواب وخیال میں بھی نہ تھی وہ ایک دم ایسی خوبصورت حقیقت کا روپ دھار گئی کہ اب احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل جماعت احمدیہ کا سب سے انمول سب سے پیارا اثاثہ بن گیا ہے۔ کیونکہ اس کے ذریعے ہم اپنے پیارے امام کا حسین روحانی چہرہ گھر بیٹھے ہر روز دیکھ لیتے ہیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات جمعہ، درس قرآن پاک، مجالس عرفان، مجالس سوال وجواب۔ حضرت مسیح موعود، حضرت مصلح موعود حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے منظوم کلام کے علاوہ جماعتی شاعروں کا کلام، واقفین نو کے پروگرام تازہ ترین خبریں، تلاوت، کھیلوں کے پروگرامز، جلسہ سالانہ کا منظر اور متعدد تعلیمی و تربیتی پروگرام اس پیارے چینل پر ہم دیکھ سکتے ہیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے بابرکت دور کے اس بابرکت چینل سے آپ دنیا میں کہیں بھی ہوں فائدہ اٹھا سکتے ہیں جہاں آپ کو دن میں کم از کم چار بار تلاوت و ترجمہ، خبریں، احادیث مبارکہ، حضور کے بابرکت ارشادات جو ہمارے لیے مشعل راہ ہیں۔ حضور انور کے مختلف پروگراموں کی صورت میں ہمیں دیکھنے اور سننے کو ملتے ہیں، ہم سب کو کوشش کرنی چاہئے۔ کہ زیادہ سے زیادہ ہم سب احمدیہ ٹیلی ویژن دیکھیں اس سے ہماری تربیت کے ساتھ ساتھ ہماری اولاد، اردگرد کے ماحول پر اچھا اثر پڑے گا اور اللہ تعالیٰ کا شکر بھی کرنے والے بنیں گے ہم جتنا اپنے چینل سے فائدہ اٹھائیں گے اور شکر کا حق بجالائیں گے اللہ کی رحمتوں اور برکتوں کو حاصل کریں گے۔

پھر ہمیں اللہ کے بعد اس کے ان تمام بندوں کا بھی شکر گزار ہونا چاہئے اور دعا کرنی چاہئے جو اس روحانی چینل کو دن رات ہمارے تک پہنچانے کے لئے کوشاں رہتے ہیں جو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے اور حضرت صاحب کی بابرکت دعائیں حاصل کرنے کو ہی سب کچھ جانتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کے اموال اور عمر میں برکت دے یہ پہلے سے بھی زیادہ خدا کے فضلوں اور حضرت صاحب کی دعاؤں کے وارث بنیں۔ آمین۔

ہمارے اوپر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ہم اپنے آپ سے سوال کریں کہ ہم لوگ اس بابرکت چینل سے کتنا فائدہ اٹھاتے ہیں۔ دنیا کے سارے براعظموں میں بیک وقت رابطہ رکھنے میں آج احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے علاوہ دنیا کا کوئی بھی ٹی وی چینل نہیں جو سب جگہ بغیر تعطل کے چوبیس گھنٹے نشریات پہنچا رہا ہو اس سلسلہ میں جہاں الفضل انٹرنیشنل میں احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کی طرف سے روزانہ کے پروگرام بہت دن قبل شائع کردیئے جاتے ہیں وہاں روزنامہ الفضل ربوہ کو بھی شعبہ سمعی بصری کے تعاون سے یہ سعادت حاصل ہے کہ وہ انتظامیہ کی طرف سے بھجوائے جانے والے ایم ٹی اے کے پروگرام کافی دن پہلے شائع کرتے ہیں۔

خوشخبری

اللہ تعالیٰ نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو خوش خبری دی تھی کہ میں تیرے پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔

"میں" کے الفاظ میں اشارہ ہے کہ خدا تعالیٰ ایسے اسباب خود پیدا فرمائے گا جن کو بروئے کار لاکر اس کام کی تکمیل ہوگی چنانچہ ان ڈھیروں اسباب میں سے اللہ تعالیٰ نے ایک سبب بیسویں صدی عیسوی کے آخری عشرہ میں پیدا فرمایا کہ سیٹلائیٹ کے ذریعہ پیغام کی رسائی کا کام شروع ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا خاص فضل کرتے ہوئے جماعت احمدیہ عالمگیر کو بھی اس نظام سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائی۔

فضا میں نغمۂ شادی بکھر چکا لوگو
بڑھاؤ ہاتھ ذرا تم بھی اب حنا کے لئے
ہوا کے دوش پہ لاکھوں گھروں میں در آیا
نکل گیا تھا جو گھر سے کبھی خدا کے لئے

ایم۔ ٹی۔ اے کا سفر

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کا نظام جماعت احمدیہ کے لیے محض ایک سائنسی ایجاد نہیں۔ قرآن اور احمدیت کی صداقت کا زبردست نشان ہے۔ یہ محض ایک تکنیکی پروگرام نہیں امام اور جماعت کے باہمی تعلق اور بے پناہ محبتوں کا مظہر ہے۔ اس ٹی وی کی نس نس میں قربانیوں اور عقیدتوں کا زندہ لہو دوڑتا ہے۔

حضرت مسیح موعود کے زمانے سے امام اور جماعت کے مابین پیار کے ایسے اٹوٹ رشتے ہیں جو باہمی دید سے تسکین پاتے ہیں اور صوتی لہروں سے قرار پکڑتے ہیں۔ جماعت احمدیہ اپنے آغاز ہی سے اپنے امام کو دیکھنے اور سننے کی مشتاق رہی ہے اور اس ذوق وشوق میں ہمیشہ اضافہ ہی ہوا ہے۔ کمی کا کوئی عنصر نہیں لیکن ایک انسان کا دیدار اور سماعت کلام ایک محدود فاصلے سے ہی ہو سکتی ہے۔ غیر معمولی فاصلوں کے لئے سائنسی ذرائع اختیار کرنے پڑتے ہیں اور یہ بھی خدا تعالیٰ کا عجیب فضل ہے کہ جوں جوں جماعت میں وسعت پیدا ہوتی چلی گئی اللہ تعالیٰ وہ تمام مطلوبہ ذرائع میسر فرماتا رہا۔

پہلا جلسہ سالانہ

یہ 27 دسمبر 1891ء کا دن ہے۔ جماعت احمدیہ کا پہلا جلسہ منعقد ہو رہا ہے۔ بیت اقصیٰ قادیان میں 75 افراد ہمہ تن گوش ہو کر حضرت مسیح موعود بانی جماعت احمدیہ کا کلام سن رہے ہیں۔

25 مارچ 1910ء

جماعت احمدیہ کا دسمبر 1909ء کا جلسہ سالانہ 25، 26، 27 مارچ 1910ء کو منعقد ہوا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کے شرکاء 3000 سے زائد تھے۔ 25 مارچ کو جمعۃ المبارک تھا اور کثرت مخلوق کی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی آواز دور تک نہیں پہنچ سکتی تھی۔ اس لیے آپ نے 4 افراد کو مقرر فرمایا تا کہ وہ آپ کے مبارک کلمات آگے پہنچاتے رہیں۔ سلسلہ احمدیہ کی تاریخ میں یہ پہلا موقعہ تھا جب ایسا انتظام کرنا پڑا۔ (تاریخ احمدیت جلد 4 ص 335)

لاؤڈ سپیکر اور ایم ٹی اے کی پیشگوئی

بیت اقصیٰ قادیان میں پہلی مرتبہ 7 جنوری 1938ء کو لاؤڈ سپیکر لگا۔

حضرت مصلح موعود نے اس دن خطبہ جمعہ میں فرمایا:

"اب وہ دن دور نہیں کہ ایک شخص اپنی جگہ پر بیٹھا ہوا ساری دنیا میں درس وتدریس پر قادر ہوگا۔ ابھی ہمارے حالات ہمیں اس بات کی اجازت نہیں دیتے، ابھی ہمارے پاس کافی سرمایہ نہیں اور ابھی علمی دقتیں بھی ہمارے راستے میں حائل ہیں۔ لیکن اگر یہ تمام دقتیں دور ہو جائیں اور جس رنگ میں اللہ تعالیٰ ہمیں ترقی دے رہا ہے اور جس سرعت سے ترقی دے رہا ہے اس کو دیکھتے ہوئے سمجھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے قریب زمانے میں ہی یہ تمام دقتیں دور ہو جائیں گی تو بالکل ممکن ہے کہ قادیان میں قرآن اور حدیث کا درس دیا جارہا ہو اور جاوا کے لوگ اور امریکہ کے لوگ اور انگلستان کے لوگ اور فرانس کے لوگ اور جرمنی کے لوگ اور آسٹریلیا کے لوگ اور ہنگری کے لوگ اور عرب کے لوگ اور مصر کے لوگ اور ایران کے لوگ اور اسی طرح تمام ممالک کے لوگ اپنی اپنی جگہ وائرلیس سیٹ لیے ہوئے وہ درس سن رہے ہوں۔ یہ نظارہ کیا ہی شاندار نظارہ ہوگا اور کتنے ہی عالی شان انقلاب کی یہ تمہید ہوگی کہ جس کا تصور کر کے بھی آج ہمارے دل مسرت وانبساط سے لبریز ہو جاتے ہیں۔"

(روزنامہ الفضل قادیان 13/ جنوری 1938ء)

آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے

پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"میں تمام دنیا کی جماعتوں کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ جن کمزوروں کے دل میں ایک اچنبھے کی خاطر ہی سہی تعجب کی وجہ سے ہی سہی ایک شوق پیدا تو ہوا ہے کہ وہ مجھے دیکھیں اور سنیں ٹیلی ویژن کے ذریعے سے۔ اگر وہ ایک دو دفعہ سن کر واپس چلے جائیں تو ہمیں کچھ حاصل نہیں ہو گا۔ ہمیں کوشش یہ کرنی چاہئے کہ جو آجائے وہ مستقل آئے جو ہمارا ہو وہ ہمارا ہو کر رہ جائے۔ آکر چلے جانے والوں سے ہمیں کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا دل میں بڑی تمنا یہ ہے کہ ساری جماعت ایک مرکز کے گرد اس طرح اکٹھی ہو جائے جس طرح شہد کی مکھیاں شہد کی ملکہ کے گرد اکٹھی ہوتی ہیں اور اپنی الگ زندگی میں Survive نہیں کر سکتیں۔ یعنی ان کی بقا کی کوئی ضمانت نہیں۔ لازماً اکیلی اکیلی مکھی مر جایا کرتی ہے تو یہی روحانی جماعتوں کا حال ہوا کرتا ہے تبھی حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مرکزیت پر اتنا زور دیا ہے کہ دنیا کے کسی مذہب میں اس پر اتنا زور نہیں دیا گیا۔

پس جو بکھرے بکھرے احمدی ہیں جو کناروں پر چلے گئے ہیں جن کا مرکز سے تعلق کمزور ہو گیا ہے اب بہت اچھا موقع ہے کہ ان سے محبت اور پیار کا سلوک کیا جائے۔ اگر وہ نہ آئیں تو ان کو بلانے کے لئے آدمی بھیجے جائیں اور کمزوروں کی تلاش کی جائے کہ جہاں جہاں کوئی کمزور ہے وہاں اس تک پہنچ کر اسے یہ تحریک کی جائے کہ ایک دفعہ آجاؤ۔ دیکھ تو لو اور پھر رفتہ رفتہ میں امید رکھتا ہوں کہ جو آجائے وہ آ ہی جاتا ہے۔ خدا کے فضل سے جہاں تک غیر از جماعت کا تعلق ہے ان سے متعلق بھی ہر جگہ سے خبریں مل رہی ہیں کہ جو ایک دفعہ آ جائے پھر وہ نہیں چھوڑتا۔ بار بار آتا ہے۔ بعض غیر احمدیوں کی اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی تحریریں بھی مل رہی ہیں تو اس سلسلے کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور زیادہ عام کرنے کی کوشش کرتے چلے جائیں اور رہو گا تو سہی کیونکہ میں تو یہ دیکھ رہا ہوں کہ اللہ کی تقدیر ہے جس نے جماعت کو اس نئے دور میں داخل کیا ہے اور اب یہ سلسلہ پھیلنا ہی پھیلنا ہے کوئی دنیا کی طاقت اسے روک نہیں سکتی اس ہوا کے رخ پر چل کر اس کی مدد کریں تو مفت کا ثواب حاصل ہو گا۔

(روزنامہ الفضل ربوہ 12 جنوری 1993ء)

خلیفہ وقت کی تحریکات

اسی ایم ٹی اے کے ذریعہ خلافت احمدیہ کی نئی تحریکات کو تمام عالم میں بسنے والے احمدی خلیفہ وقت کی مبارک زبان سے سنتے ہیں اور علم و عمل کی نئی

راہیں متعین ہوتی ہیں۔

حضور انور کے وہ خطبات جو ایم ٹی اے کے قیام سے پہلے کے ہیں وہ بھی دوبارہ نشر کیے جا رہے ہیں اور تازہ خطبات بھی وقفے وقفے سے دہرائے جاتے ہیں تاکہ امام وقت کا کوئی پیغام متبعین سے اوجھل نہ رہے۔

اس سلسلے میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"چونکہ اب یہ خطبے براہ راست سنائے جاتے ہیں اس لئے اب وہ فکر نہیں رہی کہ منتظمین بات سنیں اور آگے نہ پہنچائیں اور پانی کھیتوں تک پہنچنے کی بجائے کھالیں ٹوٹ ٹوٹ کر ہی بہہ جائے۔ اب تو

خدا کے فضل سے ایک ایک پودا نظر کے سامنے ہے اور میں ان کو ایمان اور محبت کی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں اور وہ مجھے براہ راست اپنی جسمانی آنکھوں سے بھی دیکھ رہے ہیں تو اس کی بڑی برکت ہے۔ اتنی جلدی دنیا سے جواب آتے ہیں کہ آدمی حیران رہ جاتا ہے۔ ایک تحریک ہوئی اور فوراً دنیا کے کونے کونے سے فیکسز آنی شروع ہو گئیں۔ ہماری طرف سے یہ حاضر ہے۔ اب یہ پروگرام بنا رہے ہیں۔ اس سے پہلے مہینوں لگ جایا کرتے تھے اور اس کے باوجود بھی تسلی نہیں ہوتی تھی۔ بھاری اکثریت ایسی تھی جس سے واقعۃً خلافت کا رابطہ کٹا ہوا تھا اور اب جب یہ رابطہ قائم ہو رہا ہے حیرت انگیز پاک تبدیلیاں ہو رہی ہیں۔

(روزنامہ الفضل 20 مارچ 1993ء)

سایہ سایہ ایک پرچم دل پہ لہرانے کا نام
اے مسیحا تیرا آنا زندگی آنے کا نام

محبت کا تو اک دریا رواں ہے

اس سیٹلائٹ نظام نے خلافت کے ساتھ محبت اور پیار کے دریا کناروں سے اچھال دیئے ہیں۔ اور اس تعلق میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اور خلافت احمدیہ حقیقی معنوں میں کل عالم کے دلوں پر حکمرانی کر رہی ہے۔

ایسا نور ایسی سچائی اور ایسی صداقت ہے کہ جی بھر کے دیکھنے کے باوجود جی نہیں بھرتا بلکہ پیاس بڑھتی چلی جاتی ہے جو ہر نئے گھونٹ کے ساتھ محبت کے نئے جام پلا دیتی ہے پھر یہی محبت امام وقت کے وجود سے سورج کی طرح پھوٹتی اور سب دنیا میں جلوے دکھاتی ہے۔ اس برکت کا ذکر کرتے ہوئے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"جماعت احمدیہ (-) ایک ہی جماعت ہے جو ایک ہاتھ پر اکٹھی ہے۔ جماعت احمدیہ (-) ایک ہی جماعت ہے جو ایک سو چالیس ممالک میں پھیلی ہونے کے باوجود پھر بھی ایک جمعیت رکھتی ہے۔ ایک مرکز رکھتی ہے اور دور دور پھیلے ہوئے احمدی احباب کے دل آپس میں جڑے ہوئے ہیں۔ ایک تکلیف کسی احمدی کو پاکستان میں پہنچے. خواہ بنگلہ دیش میں ہندوستان میں یا کسی اور ملک میں۔ اس تکلیف کی جب بھی خبر دنیا میں پھیلتی ہے جماعت احمدیہ خواہ دنیا کے کسی ملک سے تعلق رکھتی ہو یوں محسوس کرتی ہے کہ ہماری تکلیف ہی ہے اور عجیب اتفاق ہے. اتفاق تو نہیں خدا کی تقدیر کا ایک حصہ ہے کہ جیسے میں آپ کے لئے غمگین ہوتا ہوں جماعت میرے لئے غمگین ہوتی ہے کہ اس غم سے مجھے زیادہ تکلیف نہ پہنچے۔ اور ہر ایسے موقع پر تعزیت کا اظہار کیا جاتا ہے اور ایسی سادگی اور بھولے پن سے جیسے وہ اس بات پر مقرر کیے گئے ہیں کہ میری دلداری کریں۔ چنانچہ اسیران راہ مولا کے معاملے میں مسلسل ہمیشہ دنیا کے کونے کونے سے لوگ مجھ سے ہمدردی کرتے رہے۔ فکر کا اظہار کرتے رہے یہاں تک کہ مائیں اپنے بچوں کے حوالے سے لکھتی رہیں کہ جب آپ ان کا ذکر کرتے ہیں اور آپ کی آنکھوں میں نمی آجاتی ہے تو ہمارے بچے بے چین ہو جاتے ہیں۔ ایک ماں نے لکھا کہ بچہ رو پڑا۔ اس نے رومال نکالا اور دوڑا گیا (T.V کی طرف) میرا ذکر کر کے کہ ان کی آنکھوں کے آنسو پونچھوں اس مادہ پرست دنیا میں کوئی ہے تو دکھائے کہاں ایسی باتیں ہیں۔ یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہی کا اعجاز ہے"۔

(الفضل انٹرنیشنل 29 جولائی 1994ء)

ایم ٹی اے اور دعوت الی اللہ

دنیا کے کئی علاقے ایسے ہیں جہاں ابھی تک جماعت احمدیہ کا کوئی مرکز. مشن یا مربی نہیں کہ وہاں سے نظام کو کنٹرول کیا جاسکے۔

اسی طرح ایسے ممالک بھی ہیں جہاں احمدیت کو اپنے عقائد کی اشاعت کرنے یا اعتراضات کا جواب دینے کی اجازت نہیں ہے اور تمام زمینی راستے دعوت الی اللہ کے بند ہیں۔ ان حالات میں خدا تعالیٰ نے ایم ٹی اے کا یہ آسمانی رابطہ قائم فرمایا ہے جس کے آگے اب کسی قسم کی کوئی روک لگانا دشمن کے لئے ممکن نہیں۔ اب تو یہ آواز خدا تعالیٰ کے فضل سے آسمان سے اترتی اور کانوں اور آنکھوں کی راہ سے دلوں میں سرایت کرتی جا رہی ہے۔

اعلیٰ ذوق کی ترویج

جب جھوٹ اور لغویات پر پابندی ہو تو اس کے نتیجہ میں لازماً نیکی اور حسن کا پہلو جلوہ گر ہو گا۔ چنانچہ احمدیہ ٹیلی ویژن بگڑے ہوئے مزاجوں کی درستی کر کے اعلیٰ ذوق کی ترویج کرتا ہے۔ یہ ہر ایک برائی کے نعم البدل کے طور پر حسن کے بیج بو کر اس کی نشوونما کرتا ہے۔ مثلاً ہیجان پیدا کرنے والی موسیقی کے متبادل یہ روح میں مسرت پیدا کرنے والے اعلیٰ نغمات پیش کرتا ہے۔ جس میں خدا کی توحید. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور اعلیٰ اخلاق کے پیغام سجے ہوتے ہیں یہ دنیا کا واحد ٹی وی ہے جو موسیقی کے بغیر چل رہا ہے۔

روزہ کی برکات

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ابن آدم کے سب کام اس کے اپنے لئے ہیں سوائے روزوں کے کیونکہ روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا ہوں۔ اور روزے ڈھال ہیں۔ پس جب تم میں سے کوئی روزہ دار ہو تو وہ نہ تو بیہودہ باتیں کرے اور نہ شور شرابہ کرے۔ اگر کوئی اسے گالی دے یا اس سے لڑے تو وہ کہے کہ میں تو روزہ دار ہوں۔

اور اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں محمدؐ کی جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔ روزہ دار کے لئے دو خوشیاں مقدر ہیں۔ ایک خوشی تو اس وقت ملتی ہے جب وہ روزہ افطار کرتا ہے اور دوسری خوشی اس وقت ملے گی جب اسے خدا کی لقاء نصیب ہو گی۔

(صحیح بخاری کتاب الصوم باب ھل یقول انی صائم حدیث نمبر 1771)

وقف جدید

ایک آسمانی تحریک

مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب

وقف جدید حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے باون سالہ دور امامت کی ایک عظیم الشان تحریک ہے۔ آپ نے 9 جولائی 1957ء کو عید کا خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے احباب جماعت کے سامنے بغیر نام لئے ایک عظیم الشان اور دور رس نتائج کی حامل تحریک کا اعلان فرمایا اور اس کے خدوخال بیان فرمائے۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر 27 دسمبر 1957ء کو وقف جدید کی مزید تفصیلات بیان فرمائیں اور احباب جماعت کے نام ایک اہم پیغام میں وقف جدید کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ ''یہ کام خدا کا ہے اور ضرور پورا ہو کر رہے گا۔ میرے دل میں چونکہ خدا تعالیٰ نے یہ تحریک ڈالی ہے اس لئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں۔ کپڑے بیچنے پڑیں میں اس فرض کو تب بھی پورا کروں گا''۔

(الفضل 7 جنوری 1958ء)

''جب روپیہ زیادہ آنا شروع ہو گیا اور نوجوان بھی زیادہ تعداد میں آ گئے اور انہوں نے ہمت کے ساتھ جماعت کو بڑھانے کو کوشش کی تو جماعت کو پتہ لگ جائے گا کہ یہ سکیم کیسی مبارک اور پھیلنے والی ہے''۔

(الفضل 16 جنوری 1958ء)

''یہ تحریک (وقف جدید) جس قدر مضبوط ہو گی اسی قدر خدا تعالیٰ کے فضل سے صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے چندوں میں اضافہ ہو گا کیونکہ جب کسی کے دل میں نور ایمان داخل ہو جائے تو اس کے اندر مسابقت کی روح پیدا ہو جاتی ہے۔ اور وہ نیکی کے ہر کام میں حصہ لینے کے لئے تیار ہو جاتا ہے''

(الفضل 5 جنوری 1962ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے وقف جدید کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

''کوشش ہونی چاہئے اس میں تعداد زیادہ ہو۔ کثرت کے ساتھ احمدی بچے عورت بوڑھے نوجوان اس میں شامل ہوں...... وقف جدید کے چندہ میں زیادہ سے زیادہ شمولیت اختیار کریں''۔

(ضمیمہ ماہنامہ انصار اللہ جنوری 1986ء)

''یہ تحریک اللہ نے چاہا تو ایک لمبی چلنے والی تحریک ہے اور بہت ہی نتیجہ خیز ثابت ہو گی۔

میں امید رکھتا ہوں کہ وہ جماعتیں جو اس تحریک کے فوائد سے غافل رہنے کی وجہ سے اس میں ہلکا سا حصہ لیتی رہی ہیں اب اس تحریک میں پہلے سے بڑھ کر حصہ لیں گی''۔ (الفضل 11 جنوری 1989ء)

چندہ کی شرح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے وقف جدید کے آغاز میں چندہ وقف جدید کے سلسلہ میں احباب جماعت کو تاکید فرمائی کہ احباب جماعت اپنی مالی استطاعت کے مطابق مالی قربانی کریں۔ آپ نے اس سلسلہ میں فرمایا:۔

''جو وعدے وقف جدید کی امداد کے لئے آ رہے ہیں ان سے پتہ لگتا ہے کہ 6 روپے سالانہ چندہ انتہائی حد ہے مگر یہ بات غلط ہے...... دوستوں کی اطلاع کے لئے میں یہ شائع کرتا ہوں کہ جس کی توفیق ہو وہ 12 روپے سالانہ دے سکتا ہے جس کی توفیق 50 روپے سالانہ دینے کی ہو وہ 50 روپے سالانہ دے سکتا ہے۔ دوستوں کو ہدایت دینے کے لئے یہ بات کافی تھی کہ میرا چندہ 600 روپے شائع ہو چکا ہے اور چھ سو، چھ سے سو گنا زیادہ ہے۔ پس جن کو توفیق تھی وہ 12 لکھوا سکتے تھے۔ پچیس روپے لکھوا سکتے تھے۔ میرا ارادہ ہے کہ خدا تعالیٰ مجھے توفیق دے تو بجائے چھ سو کے چھ ہزار یا اس سے بھی زیادہ دوں.......... ممکن ہے اللہ تعالیٰ توفیق دے تو میرا اس تحریک کا چندہ 24-25 ہزار یا اس سے بھی زیادہ ہو جائے''۔

(الفضل 15 جنوری 1958ء)

فرمایا:۔

''شروع میں یہ غلطی ہوئی کہ جماعت نے یہ سمجھا کہ چھ روپے آخری حد ہے۔ اس لئے جو شخص ایک ہزار روپیہ تک بھی اس تحریک میں دے سکتا تھا اس نے چھ روپے کا وعدہ لکھوا دیا۔ حالانکہ یہ ضروری نہیں تھا۔ کہ اس تحریک میں صرف چھ روپے دے کر ہی حصہ لیا جا سکتا ہے۔ لیکن جماعت کے دوستوں نے اسے زیادہ سے زیادہ رقم قرار دے لیا۔ اور اس کے مطابق وعدے لکھوانے شروع کر دیئے۔ اب بعض وعدے ایسے بھی آ رہے ہیں جن سے پتہ لگتا ہے کہ جماعت کے افراد پر یہ بات واضح ہو گئی ہے اور وہ اسے سمجھ رہے ہیں۔ چنانچہ اب چھ روپیہ سے زیادہ کے وعدے بھی آ رہے ہیں۔ لیکن جب بات پوری طرح واضح ہو جائے گی تو ایسے دوست بھی نکل آئیں گے جو مثلاً پانچ سو یا چھ سو روپیہ سالانہ دیں اور پھر اللہ تعالیٰ اس کو اور پھیلائے گا۔ تو ایسے مال دار بھی نکلیں گے تو اکیلے ہی اپنی طرف سے تحریک میں ہزار ڈیڑھ دو ہزار روپیہ چار ہزار روپیہ بھی دے دیں''۔

(الفضل 22 جنوری 1958ء)

''پس میں احباب جماعت کو تاکید کرتا ہوں کہ وہ اس تحریک کی اہمیت کو سمجھیں اور اس کی طرف پوری توجہ دیں اور اس کو کامیاب بنانے میں پورا زور لگائیں اور کوشش کریں کہ کوئی فرد جماعت ایسا نہ رہے جو صاحب استطاعت ہوتے ہوئے اس چندہ میں حصہ نہ لے''۔

(الفضل 17 فروری 1960ء)

دو معیار

خلفاء احمدیت کے ارشادات کی روشنی میں چندہ وقف جدید کی ادائیگی کے لحاظ سے دفتر وقف جدید نے درج ذیل معیار قائم کئے ہیں۔

1۔ عام چندہ دینے والے۔

2۔ معاون خصوصی۔

ایک خاص معیار کے مطابق چندہ وقف جدید ادا کرنے والوں کو معاون خصوصی کہا جاتا ہے۔ معاون خصوصی کے بھی دو معیار ہیں۔

الف:۔ معاون خصوصی صف اول۔ ایک ہزار یا ایک ہزار سے زائد ادا کرنے والے۔

ب:۔ معاون خصوصی صف دوم پانچ سو یا پانچ سو سے زائد ادا کرنے والے۔

3۔ دفتر اطفال:۔ میں خصوصی ادائیگی کرنے والے کو ننھا مجاہد اور ننھی مجاہدہ کہا جاتا ہے۔

ننھا مجاہد:۔ ایک سو روپیہ یا زائد ادا کرنے والے اطفال۔

ننھی مجاہدہ:۔ ایک سو روپیہ یا زائد ادا کرنے والی ناصرات۔

دفتر اطفال کا قیام

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے 1966ء میں دفتر اطفال کے قیام کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا۔

''میں آج احمدی بچوں (لڑکوں اور لڑکیوں) سے اپیل کرتا ہوں کہ

بچو! اٹھو اور آگے بڑھو۔ اور تمہارے بڑوں کی غفلت کے نتیجہ میں وقف جدید کے کام میں جو رخنہ پڑ گیا ہے۔ اسے پر کر دو۔ اور اس کمزوری کو دور کر دو۔ جو اس تحریک کے کام میں واقع ہو گئی ہے...... اسی طرح اگر خدا تعالیٰ احمدی بچوں کو توفیق دے تو جماعت احمدیہ کے بچے وقف جدید کا سارا بوجھ اٹھائیں''۔

(الفضل 7۔ اکتوبر 1966ء)

احمدی ماؤں کی ذمہ داری

دفتر اطفال کا ایک حصہ ناصرات الاحمدیہ پر مشتمل ہے جو لجنہ اماء اللہ کے سپرد ہے کہ وہ اپنی تنظیم کے ذریعہ تمام ناصرات کو چندہ وقف جدید میں شامل کریں۔ اور ان سے چندہ وصول کریں اس کے علاوہ سات سال سے کم عمر بچے (لڑکے اور لڑکیاں) جو کسی بھی ذیلی تنظیم کے سپرد نہیں ہیں۔ یہ لڑکے اور لڑکیاں براہ راست احمدی ماؤں کے سپرد ہیں۔ اس غرض کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے احمدی ماؤں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

''اگر تمام احمدی بچے جو آپ کی گودوں میں پلتے ہیں تمام احمدی بچے جن کی تربیت کی ذمہ داری آپ پر ہے اس طرف متوجہ ہوں ان کی دینی تربیت اس رنگ میں کریں...... لیکن اس طرف پوری توجہ کی ضرورت ہے اور بچوں کے ذہنوں میں اس کام کی اہمیت بٹھانے کی ضرورت ہے اور بچوں کے ذہنوں میں آپ وقف جدید کی اہمیت بٹھا نہیں سکتیں۔ جب تک خود آپ کے ذہنوں میں وقف جدید کی اہمیت نہ بیٹھی ہو۔

(الفضل 11 فروری 1968ء)

مجلس خدام الاحمدیہ کی ذمہ داری

اطفال الاحمدیہ، مجلس خدام الاحمدیہ کی ایک ذیلی شاخ ہے اور اس کی عمومی نگرانی اور ذمہ داری خدام الاحمدیہ کے سپرد ہے اس لئے چندہ وقف جدید میں تمام اطفال کو شامل کرنا اور وصولی مکمل کروانا خدام الاحمدیہ کی ذمہ داری ہے اطفال الاحمدیہ کے چندہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرمایا:۔

''جس انجمن (مجلس خدام الاحمدیہ) کے سپرد اس چندے کا کام تھا معلوم ہوتا ہے اس نے سستی دکھائی ہے کیونکہ گزشتہ سالوں کی نسبت اطفال کے چندے میں نمایاں کمی ہے۔ ذیلی تنظیموں کو بھی (۔) انجمنوں سے قدم ملا کر چلنا چاہئے''۔ (ضمیمہ خالد جنوری 1988ء)

دفتر اطفال کی اہمیت واضح کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا:۔

''اگر سارے کے سارے اطفال و ناصرات اس طرف توجہ کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ سارا بوجھ تقریباً ہمارے اطفال اور ناصرات اٹھا سکتے ہیں۔ یا مجھے یوں کہنا چاہئے کہ جماعت کے وہ بچے جن کی عمر ابھی پندرہ سال کی نہیں ہوئی۔ ایک منٹ کی عمر سے لے کر پندرہ سال کی عمر تک جتنے بچے اللہ تعالیٰ نے جماعت کو دیئے ہیں اگر ان کی طرف سے یا وہ خود اگر وہ کچھ شعور رکھتے ہیں۔ وقف جدید کے لئے کم از کم چھ روپے سالانہ دیں تو جو کوئی اتنی بڑی رقم نہیں۔ تو اللہ تعالیٰ ان کے بچپن سے ہی برکات کے سامان پیدا کرنے شروع کر دے گا''۔ (الفضل 10 نومبر 1967ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے احمدی بچوں کو وقف جدید میں شمولیت کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا:۔

''بچوں کے متعلق تو شروع سے ہی یہ تحریک بہت زور دے رہی ہے۔ اور حضرت مصلح موعود نے اس طرف بہت توجہ دلائی کہ زیادہ سے زیادہ بچوں کو اس میں شامل کرنا چاہئے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث تو خلافت کے اپنے تمام عرصہ میں وقف جدید تحریک سے متعلق بڑوں کے چندوں کے مقابل پر بچوں کے چندوں میں زیادہ دلچسپی لیا کرتے تھے۔ اور جب میں اعداد و شمار پیش کرتا تھا۔ تو پوچھا کرتے تھے کہ بچوں میں بتاؤ کتنا اضافہ ہوا۔

باقی صفحہ 6 پر

ایکس ریز اور ان کا استعمال

ان طاقتور شعاعوں کے جسم میں زیادہ جذب ہونے سے مختلف بیماریاں پیدا ہو سکتی ہیں

محترم پروفیسر طاہر احمد نسیم صاحب

ایکس ریز توانائی کی ایک نہایت مفید قسم کا نام ہے جو لہروں کی صورت میں پائی جاتی ہے جیسے عام روشنی، ریڈیائی لہریں اور گیما لہریں۔ ایک جرمن سائنسدان نے 1895ء میں انہیں دریافت کیا اور چونکہ وہ ان کو سمجھ نہ سکا کہ یہ کونسی لہریں ہیں اس لئے اس نے انہیں X rays کا نام دیدیا۔ X کا مطب ہے نا معلوم۔ ایکس ریز عام روشنی کی طرح کی ہی توانائی کی ایک قسم ہے اور روشنی کی لہروں کے ساتھ بہت سی مشابہت بھی رکھتی ہیں۔ مثلاً دونوں ہی ایک قسم کی لہروں کی صورت میں سفر کرتی ہیں جنہیں الیکٹرومیکنیٹک ویوز Electromagnetic Waves کہا جاتا ہے۔ دونوں کی رفتار ایک ہی ہے یعنی 186282 میل فی سیکنڈ۔ دونوں سیدھی لائن میں سفر کرتی ہیں اور دونوں ہی کیمرہ کی فلم کو سیاہ کر دیتی ہیں۔ لیکن دونوں میں ایک بہت بڑا فرق ہے۔ اور وہ فرق ہے ویو لینگتھ Wavelength کا۔ جس طرح آواز لہروں کی شکل میں سفر کرتی ہے۔ لمبی لہروں کو Low Frequency والی لہریں کہتے ہیں اور چھوٹی لہروں کو High Frequency والی۔ لمبی لہروں والی آواز بھاری بھرکم ہوتی ہے جیسے مردانہ آواز چھوٹی لہروں والی آواز باریک ہوتی ہے جیسے زنانہ آواز۔ ایسے ہی روشنی اور توانائی کی دیگر اقسام بھی چھوٹی اور لمبی لہروں کی شکل میں سفر کرتی ہیں۔ روشنی کی لہر کو ماپنے کی اکائی کو Angstrom کہا جاتا ہے۔ ایک Angstrom ایک سینٹی میٹر کا ایک کروڑواں حصہ ہوتا ہے۔ عام روشنی کی لہر چار ہزار سے سات ہزار اینگسٹرام کی ہوتی ہے جبکہ ایکس ریز کی لہر صرف 1/100 سے لے کر 100 اینگسٹرم کی ہوتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں روشنی کی لہر ایکسریز سے ہزاروں لاکھوں گنا زیادہ لمبی ہوتی ہے۔ اب لہر کی لمبائی جتنی زیادہ کم یا چھوٹی ہوگی اتنا ہی زیادہ وہ طاقتور ہوگی اور چیزوں کے اندر سرائت کر جانے کی طاقت رکھتی ہوگی۔ اس لحاظ سے ایکسریز عام روشنی سے ہزاروں لاکھوں گنا زیادہ طاقتور ہوتی ہیں۔ اور اس لئے ان سے بیشمار کام لئے جاتے ہیں۔ عام روشنی کی لہر ہوا میں سے کسی عدسہ یا پانی وغیرہ میں داخل ہوتے وقت ٹیڑھی ہو جاتی ہے اور آئینہ میں سے منعکس ہو جاتی ہے جب کہ ایکسریز نہ ٹیڑھی ہوتی ہیں اور نہ منعکس۔ بہت چھوٹی Wavelength ہونے کی وجہ سے یہ بہت طاقتور ہوتی ہیں اور گوشت، ہڈیوں اور دھاتوں تک میں سے گزر جاتی ہیں جس کی وجہ سے ان تمام اشیاء کی ایکسرے فلم لے کر اس کو بہت سے مقاصد کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ یہ طب، صنعت اور سائنسی ریسرچ کے میدانوں میں کثرت سے استعمال ہوتی ہیں۔ لیکن نہایت طاقتور ہونے کی وجہ سے یہ خطرناک بھی ثابت ہو سکتی ہیں۔ ان لہروں کے ضرورت سے زیادہ حیوانی یا نباتاتی جسم میں جذب ہو جانے سے ان کے ریشے مر سکتے ہیں اور متاثرہ جگہ پر کینسر جلنے کے زخم اور خون کی سپلائی کا بند ہو جانا کی کیفیت پیدا ہو سکتی ہے۔ لہٰذا ایکسریز پر کام کرنے والوں کو نہایت احتیاط سے کام لینا چاہئے کہ وہ خود کو یا مریض کو ضرورت سے ایک سیکنڈ سے زیادہ ایکسریز کے سامنے نہ رکھیں۔ قدرت کے نظام میں ایکسریز سورج اور دیگر اجرام فلکی سے پیدا ہوتی ہیں۔ لیکن زمین پر پہنچنے سے قبل ہی زمین کے گرد فضا کی حفاظتی تہہ میں جذب ہو کر ختم ہو جاتی ہیں۔ لیکن سائنسدان مشین میں ایکسرے ٹیوب کی مدد سے انہیں پیدا کرتے اور استعمال کرتے ہیں۔

ایکسرے فلم

طب کے میدان میں تو ہم جانتے ہیں کہ ہڈیوں، دانتوں اور جسم کے اندرونی اعضا کا ایکسرے فوٹو لینے کے لئے انہیں استعمال کیا جاتا ہے جس سے اندرونی طور پر چھپی ہوئی بیماریوں، ٹوٹی ہوئی ہڈیوں اور دانتوں کی کھوڑ وغیرہ کا پتہ چل جاتا ہے یا انتڑیوں اور معدے کی تکلیفوں یا کسی غیر طبعی پیدائش یا پھنسی ہوئی چیز کا پتہ چل جاتا ہے اور ٹھیک صحیح جگہ پر اپریشن کرنے میں مدد ملتی ہے۔ ایکسرے لینے کے لئے ایکسرے کی شعاع کو مریض کے جسم میں سے گزار کر آگے لگی ہوئی فلم پر ڈالا جاتا ہے۔ ہڈیاں چونکہ گوشت سے زیادہ ان شعاعوں کو جذب کرتی ہیں اس لئے ایکسرے کی تصویر میں وہ سفید رنگ کی نظر آئیں گی۔ جسم کے دوسرے حصے ہڈیوں کی نسبت گہرے رنگ کے ہوں گے اور ان میں بھی انکی ساخت کے اعتبار سے کم وبیش لہروں کو جذب کرنے کی صلاحیت کیوجہ سے ان کے عکس کی رنگت میں بھی کچھ فرق ہوگا۔ اس لئے دل پھیپھڑے، ہڈیاں وغیرہ الگ الگ پہچانے جا سکتے ہیں اور کسی خرابی کی صورت میں مثلاً پھیپھڑوں میں ٹی بی کا زخم یا دماغ کے اندر یا کہیں اور کوئی رسولی وغیرہ رنگت کے فرق سے صاف پہچانی جا سکتی ہے کہ کہاں اور کتنے سائز میں ہے۔ بلکہ ٹی وی کی طرح ایک سکرین جسے Fluoroscope کہا جاتا ہے کے سامنے مریض کو کھڑا کر کے اس کے اندرونی جسم کے مطلوبہ حصے کو باقاعدہ کام کرتے ہوئے دیکھا جا سکتا ہے۔ اگر جسم کا کوئی حصہ نمایاں طور پر ایکسرے میں نہ آئے جیسے انتڑیوں کی اندرونی کیفیت تو اس کے لئے مریض کو کوئی بے ضرر سا محلول پلا دیا جاتا ہے جیسے بیریم سلفیٹ کا محلول۔ یہ محلول چونکہ ایکسریز کو خوب جذب کرتا ہے اس لئے انتڑیوں کی واضح تصویر ایکسرے میں آ جاتی ہے۔

دیگر استعمال

ایکسریز کو صرف فوٹو بنانے کیلئے ہی استعمال نہیں کیا جاتا بلکہ نہایت طاقتور شعاعیں ہونے کی وجہ سے باقاعدہ خاص قسم کے علاج کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ مثلاً کینسر کی رسولیوں اور دیگر گٹھلیوں کو تحلیل کر کے ختم کرنے کیلئے ایکسریز شعاعیں ان پر مرکوز کی جاتی ہیں۔ یہ شعاعیں بیمار اور صحت مند دونوں قسم کی نسیجوں پر اثر کرتی ہیں لیکن چونکہ کینسر زدہ حصہ زیادہ تیزی سے تحلیل ہو کر مر جاتا ہے اس لئے نقصان کی نسبت فائدہ زیادہ ہونے کی وجہ سے یہ علاج اختیار کرنا سودمند رہتا ہے۔ اس کے علاوہ اپریشن کرنے والے اوزاروں اور دستانوں وغیرہ کو جنہیں ابالنے وغیرہ سے نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہوتا ہے جراثیم سے پاک کرنے کیلئے بھی ایکسریز کا استعمال ہوتا ہے۔

صنعت کے میدان میں ایکسریز کا بہت عام استعمال ہو رہا ہے۔ مختلف دھاتوں کی بنی ہوئی مصنوعات کی اندرونی مضبوطی اور ایسے نقائص جو باہر سے نظر نہیں آ سکتے چیک کرنے کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔ بڑی تعداد میں بننے والی چھوٹے سائز کی اشیاء جیسے ٹرانسسٹرز اور دیگر الیکٹرانک اشیاء کی خرابیوں کو پرکھنے کے لئے بھی ایکس ریز استعمال ہوتی ہیں۔ ائیرپورٹس پر سامان میں اسلحہ یا سونا، اور منشیات وغیرہ کی چیکنگ کے لئے جو مشینیں استعمال ہوتی ہیں ان میں بھی ایکسریز ہی استعمال کی جاتی ہیں۔ کئی مختلف اقسام کے پلاسٹک پر اگر ایکسریز شعاعیں مرکوز کی جائیں تو ان میں کیمیائی تبدیلی پیدا ہو کر زیادہ مضبوطی آ جاتی ہے۔ ایکسریز کو فصلوں کے کیڑوں کی روک تھام کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ ان کیڑوں کے نر آئندہ پیدائش کی صلاحیت سے محروم ہو جاتے ہیں۔ ایکسریز استعمال کرنے سے مختلف اجناس کے بیجوں میں ایسی جینیاتی تبدیلیاں پیدا کی جاتی ہیں کہ وہ کمزور زمین میں بھی بہت اچھی پیداوار دے سکتے ہیں جہاں دوسرے بیج نہیں چل سکتے۔ پورے جہاز کے انجن کو ٹیسٹ کرنے کے لئے ایکسرے پلانٹ کے سامنے اس کی فلم لینے سے اس کی اندرونی تہوں میں چھپی ہوئی ویلڈنگ یا جوڑوں کی خرابی یا میٹیریل میں کریک وغیرہ صاف ظاہر ہو جاتے ہیں اسی طرح Cat scan کی مدد سے رسولیوں وغیرہ کی صاف تصویر لی جا سکتی ہے۔

بقیہ صفحہ 5

اس میں ایک حکمت یہ تھی اور بہت ہی بڑی حکمت ہے کہ چندے سے زیادہ ہمیں اگلی نسل کے اخلاص میں دلچسپی ہونی چاہئے۔ اگر ہم بچوں کو شروع ہی سے خدا کی راہ میں مالی قربانی کا مزا ڈال دیں اور اس کا چسکا ان کو پڑ جائے تو آئندہ ساری زندگی یہ بات ان کی تربیت کے دوسرے معاملات پر اثر انداز رہے گی اور جس کو مالی قربانی کی عادت ہو اس کی روحانی زندگی کی ضمانت کا بہت ہی اہم ذریعہ ہے تو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث مجھے ہمیشہ بچوں کے متعلق تاکید کیا کرتے تھے۔ اور سوال بھی یہی ہوا کرتا تھا کہ بتاؤ بچوں میں کتنوں نے حصہ لیا ہے.........اس لئے میں نے بھی ہمیشہ یہی زور دیا ہے کہ زیادہ تعداد میں احمدی شامل ہوں اور خصوصیت بچے"۔

(از خطبہ فرمودہ 4 جنوری 1991ء)

سچی خوشی کے سرچشمے

ان دنوں میں اپنے ایک استاد پروفیسر حمید احمد خان کے زیر اثر تھا جو کہا کرتے تھے کہ افسری کے پیچھے دوڑنا اعلیٰ انسانوں کا شیوہ نہیں۔ بقول ان کے صرف بھوکے کتے سر جھکائے' دم دبائے' ہڈیوں کی تلاش میں' گلیوں کا کوڑا کرکٹ سونگھتے پھرتے ہیں۔ شاہین کی نظر ہمیشہ بلند ہوتی ہے۔ وہ بھوکا بھی ہو تو مردار پر نہیں جھکتا۔ وہ فرمایا کرتے تھے انسان کی عظمت عہدے میں نہیں' اس کے علم میں ہوتی ہے۔ لہٰذا علم پڑھو' علم پڑھاؤ' سربلند رہو' کسی ہڈی کے لئے سر مت جھکاؤ۔ ان کے وعظ کا دوسرا حصہ یہ ہوتا تھا کہ اگر انسان کا بنیادی مقصد حصول مسرت ہے تو مسرت کے سرچشمے انسان کے باہر نہیں اس کے اندر ہوتے ہیں۔ وہ کہا کرتے تھے 'دنیا کا بڑے سے بڑا عہدہ تمہیں خوشی نہیں دے سکتا تاوقتیکہ خوشی کے سرچشمے تمہارے اندر سے نہ پھوٹیں' بقول ان کے جو خوشی ایک اعلیٰ ناول' ایک عمدہ نظم یا ایک اچھی غزل پڑھ کر یا لکھ کر حاصل ہو سکتی ہے۔ وہ اعلیٰ عہدیدار بن کر نہیں ہو سکتی۔

(صدیق سالک کی کتاب "سلیوٹ" سے انتخاب)

اطلاعات و اعلانات

ولادت

مکرم نوید مبشر شاہد صاحب مربی سلسلہ وکالت وقف نو کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 29 نومبر 2001ء کو دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ''صبا شاہد'' نام عطا فرمایا ہے۔ بچی کے نیک اور خادمہ دین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

مکرم اکرام اللہ شاکر صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں۔ ''محترمہ نجمۃ النساء صاحبہ اہلیہ مکرم رانا کرامت اللہ صاحب کاٹھگڑھی سابقہ صدر لجنہ چک نمبر 2/T.D.A ضلع خوشاب گردوں کی شدید تکلیف میں مبتلا ہیں اور جناح ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ احباب سے ان کی شفاء کاملہ وعاجلہ کی درخواست دعا ہے۔''

سانحہ ارتحال

مکرم شاہد محمود احمد صاحب مربی سلسلہ، استاد انگریزی جامعہ احمدیہ لکھتے ہیں کہ میرے خسر مکرم نثار احمد ٹھکر صاحب سیٹلائٹ ٹاؤن شمالی راولپنڈی یکم دسمبر 2001ء صبح 7.45 پر اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کے باعث انتقال فرما گئے۔ مرحوم کی میت کوٹلی آزاد کشمیر لے جائی گئی۔ جہاں مربی سلسلہ کوٹلی نے جنازہ پڑھایا۔ اور ان کے آبائی قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ احباب جماعت کی خدمت میں ان کی مغفرت اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

رپورٹ اجتماع واقفین نو

حلقہ ککی نو ضلع جھنگ

مورخہ 7 نومبر 2001ء کو احمدیہ بیت الحمد ککی نو میں حلقہ کی پانچ جماعتوں (ککی نو، شورکوٹ کینٹ، شورکوٹ شہر، چک نمبر 20 گمکو چک 497-ج-ب) کے واقفین نو کا اجتماع منعقد ہوا۔ جس کا افتتاح مرکزی نمائندہ وکالت وقف نو مکرم حفیظ احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ نے کیا۔ بعد ازاں واقفین نو بچوں کے درمیان علمی اور ورزشی مقابلہ جات (دوڑ + ثابت قدمی) کروائے گئے۔ نیز واقفین نو بچوں کا نصابی جائزہ لیا گیا۔ نماز ظہر وعصر کے بعد مقابلہ جات میں پوزیشن حاصل کرنے والے بچوں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ آخر پر محترم امیر صاحب ضلع جھنگ نے اختتامی خطاب فرمایا دعا کے بعد اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

حاضری: واقفین نو بچے 26 والدین 15 دیگر افراد
26

(وکالت وقف نو)

نمایاں کامیابی

مکرم نعیم احمد اقبال صاحب مربی سلسلہ مصطفیٰ پارک اوکاڑہ لکھتے ہیں۔ کہ ہمارے ایک احمدی ہونہار طالب علم عزیزم اسامہ ریاض ابن شیخ ریاض احمد صاحب سیٹھ کالونی اوکاڑہ جو کہ نہم جماعت کے طالب علم ہیں۔ گورنمنٹ ایم سی ہائی سکول اوکاڑہ میں ہونے والے تقریری مقابلہ بعنوان ''قائد اعظم بحیثیت انسان'' میں پہلی پوزیشن حاصل کی یہ مقابلہ جات مورخہ 13 ستمبر 2001ء کو منعقد ہوئے۔ پھر بمقام لاہور مورخہ 14 نومبر 2001ء کو ڈویژن کی سطح پر ہونے والے تقریری مقابلہ میں دوسری پوزیشن حاصل کی اللہ تعالیٰ یہ اعزاز عزیزم موصوف کے لئے ہر لحاظ سے مبارک کرے اور آئندہ کامیابیوں کے لئے احباب جماعت سے عزیزم موصوف کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے۔

اعلانات کے سلسلہ میں گزارش

احباب کرام سے گزارش ہے کہ الفضل میں اعلانات کی اشاعت کے لئے درج ذیل امور کو مدنظر رکھیں۔

1۔ اعلان نکاح کے ہمراہ نکاح فارم کی فوٹو کاپی بھجوائیں۔

2۔ ولادت وفات، بیماری وتقریب شادی کے اعلان پر صدر جماعت/امیر جماعت کی تصدیق ضروری ہے۔

3۔ نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء رزلٹ کارڈ (یا کوئی اور ثبوت مثلاً دستخط پرنسپل) کی کاپی مع تصدیق صدر جماعت یا امیر صاحب بھجوایا کریں۔

(ایڈیٹر الفضل)

معلمین کلاس وقف جدید

کے لئے درخواستیں

ایسے نوجوان جو خدمت دین کا شوق اور جذبہ رکھتے ہوں وہ بطور معلم وقف جدید زندگی وقف کریں میٹرک میں کم از کم ''سی'' گریڈ ہوں۔ وہ اپنی درخواستیں درج ذیل کوائف صدر صاحب مقامی کی تصدیق کے ساتھ 13 دسمبر تک دفتر وقف جدید پہنچانے کا انتظام کریں انٹرویو 23,22 دسمبر 2001ء کو ہوگا۔

کوائف = نام، ولدیت، سکونت، تعلیم میٹرک کی سند کی فوٹو کاپی، جماعتی خدمت، قرآن مجید ناظرہ، تاریخ بیعت۔

(ناظم وقف جدید)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

طالبان کی کہانی ختم طالبان نے قندھار۔ سپن بولدک اور دو صوبوں ہلمند اور زابل میں ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔ سینکڑوں غیر ملکی طالبان گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ ملا عمر ساتھیوں سمیت نامعلوم مقام پر چلے گئے۔ معافی پانے والے طالبان گھروں کو واپس لوٹ رہے ہیں۔ قندھار میں طالبان نے ملا نجیب اللہ کی سربراہی میں قائم قبائلی عمائدین کے کمیشن کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے۔ قندھار میں لوٹ مار کی اطلاعات بھی ملی ہیں۔ نامعلوم افراد نے شہر کا اسلحہ ڈپو بھی لوٹ لیا۔ اسامہ کا کچھ پتہ نہیں۔ ترجمان شمالی اتحاد نے کہا ہے کہ اسامہ تورا بورا میں نہیں وہ زندہ ہے تو پاکستان میں ہوگا۔ امریکی طیاروں نے غاروں اور سرنگوں پر مسلسل گولہ باری جاری رکھی۔ برطانیہ نے کہا ہے کہ ملا عمر اور القاعدہ کے رہنماؤں کو معافی نہیں ملنی چاہئے۔ ہمیں اتحاد کی غیر معمولی کامیابی پر جشن منانا چاہئے۔

طالبان کا عروج وزوال طالبان طوفان کی طرح آئے اور تنکوں کی طرح بکھر گئے۔ طالبان ملیشیا نے 5 سال قبل 27 ستمبر 1996ء کو کابل پر قبضہ کر لیا۔ سابق صدر نجیب اللہ کو قتل کر کے اسلامی قوانین نافذ کر دیئے۔ اس دوران صدر ربانی کی معزول حکومت کے وزیر دفاع احمد شاہ مسعود اپنے آبائی علاقے پنج شیر وادی میں چلے گئے اور طالبان حکومت کے خاتمے کی مہم شروع کر دی۔ 13 ستمبر 98ء تک طالبان نے ملک کے 80 فیصد حصے پر کنٹرول سنبھال لیا۔ طالبان حکومت کو متحدہ عرب امارات، سعودی عرب اور پاکستان نے تسلیم کر لیا۔ 14 نومبر 99ء کو طالبان نے اقوام متحدہ کے دفاتر بند کر دیئے۔ یکم مارچ 2001ء طالبان کی طرف سے مہاتما بدھ کے مجسمے گرانے کے خلاف عالمی غم وغصہ کی لہر دوڑ گئی۔ 11 ستمبر 2001ء کو امریکہ میں دہشت گردی ہوئی۔ جس کا نزلہ افغانستان پر گرا۔ دوست ممالک نے افغانستان سے تعلقات توڑ دیئے۔ دو ماہ امریکی طیاروں نے افغانستان پر شدید بمباری کی۔ ہزاروں افغان مارے گئے۔ مجبوراً طالبان نے ہتھیار ڈال دیئے۔

ملا عمر کو عالمی عدالت انصاف کے حوالہ کیا جائے گا افغانستان کے نامزد وزیر اعظم حامد کرزئی نے کہا ہے کہ ملا عمر کو غیر ملکی ساتھیوں سمیت عالمی عدالت انصاف کے حوالے کیا جائے گا۔ ملا عمر نے اب تک اپنے کسی کئے پر کسی پشیمانی کا اظہار نہیں کیا۔ ہم نے طالبان لیڈروں، اسامہ بن لادن اور القاعدہ کے لوگوں کے لئے فرار کے سارے راستے بند کر دیئے ہیں۔ ان سب کو ان کے جرائم کی سزا ملے گی۔

امریکہ کا انتباہ شمالی اتحاد کو امریکی وزیر دفاع نے انتباہ کیا ہے کہ ملا عمر کو چھوڑ دیا گیا تو امداد بند کر دیں گے۔ اگر ملا عمر لڑائی میں نہیں مارا جاتا تو پکڑ کر امریکیوں کے حوالے کیا جائے۔

اسرائیلی طیاروں کی بمباری فلسطینی پولیس ہیڈ کوارٹر پر اسرائیلی طیاروں نے دو ہزار پاؤنڈ وزنی بموں سے حملہ کیا۔ غزہ میں ایف 16 طیاروں کے حملوں کے بعد زبردست دھماکوں کی آوازیں بلند ہوتی رہیں۔ 18 زخمیوں میں اکثریت کی حالت تشویشناک ہے۔ پولیس ہیڈ کوارٹر میں چار منزلہ عمارت مکمل تباہ ہو گئی۔ فلسطینی پولیس حکام نے کہا ہے کہ قیام امن کے لئے ذمہ داریاں ادا کر رہے ہیں۔ حملہ بلا جواز ہے۔ اسرائیلی فوج نے الزام لگایا ہے کہ پولیس ہیڈ کوارٹر کی عمارت مارٹر گولے تیار کرنے کے لئے استعمال ہوتی تھی۔

عراق پر حملے کا مشورہ امریکی ارکان کانگرس کے ایک غیر جانبدار گروپ نے صدر بش کو عراق پر حملہ کا مشورہ دیا ہے۔ اور الزام لگایا ہے کہ صدام ایٹمی ہتھیار بنا رہے ہیں۔

امریکہ سے غیر ملکیوں کو نکالنے کا حکم امریکی حکومت نے تین لاکھ غیر ملکیوں کو اپنے ملک سے نکالنے کا اعلان کیا ہے۔ قانون نافذ کرنے والے ادارے جلد کریک ڈاؤن کریں گے۔

30 نئی تنظیمیں بلیک لسٹ امریکی سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ نے دنیا بھر کی مزید 30 نئی تنظیموں کو بلیک لسٹ قرار دے دیا ہے۔ واشنگٹن پوسٹ نے لکھا ہے کہ ان تنظیموں کے ارکان کو ویزے جاری کرنے پر پابندی ہوگی اور جاری شدہ ویزے منسوخ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ جن تنظیموں کو بلیک لسٹ قرار دیا گیا ہے۔ ان کا تعلق اردن۔ لبنان۔ لیبیا۔ آئرلینڈ۔ جرمنی۔ پاکستان۔ افغانستان اٹلی جاپان۔ سپین ترکی اور بعض دیگر ممالک سے ہے۔

بقیہ صفحہ 1

ہے اور ضرورت مندوں کا حلقہ وسیع ہونے کے باعث ابھی بہت سے مستحقین جزوی امداد کے منتظر ہیں۔

احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ خدمت خلق کی اس مبارک تحریک میں حسب استطاعت ضرور شمولیت فرمائیں اور اس تحریک کی برکات سے مستفیض ہونے کے لئے زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں اور خدا تعالیٰ سے اجر کے مستحق ٹھہریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو سعی مشکور بجالانے کی توفیق سے نوازتا رہے۔ آمین

(سیکرٹری بیوت الحمد منصوبہ)

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 8دسمبر- گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 12 اور زیادہ سے زیادہ 22 درجے سنٹی گریڈ

☆ سوموار 10- دسمبر غروب آفتاب: 5-08

☆ منگل 11- دسمبر طلوع فجر: 5-31

☆ منگل 11- دسمبر طلوع آفتاب: 6.55

پاکستان افغانستان یا مقبوضہ کشمیر میں مداخلت کی کوشش نہ کرے

افغانستان کی نئی عبوری انتظامیہ کے وزیر داخلہ یونس قانونی نے پاکستان کو خبردار کیا ہے کہ وہ افغانستان یا مقبوضہ کشمیر میں مداخلت کی کوشش نہ کرے نئی دہلی میں صحافیوں سے بات چیت میں انہوں نے کہا مجھے امید ہے کہ پاکستان کو پتہ چل گیا ہوگا کہ افغانستان میں مداخلت کی پالیسی ناکام ہوئی اور یہ ہر جگہ ناکام ہو گی- جسونت سنگھ نے مذاکرات کے بعد صحافیوں کے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ اب افغانستان کشمیری مجاہدین کا اڈہ نہیں رہے گا- انہوں نے مزید کہا کہ اب وقت آ گیا ہے کہ ماضی کی حکمت عملی پر نظر ثانی کی جائے-

محکمہ تعلیم اور صحت میں بھرتیوں پر پابندی اٹھا لیں گے

گورنر پنجاب نے کہا ہے کہ موجودہ حکومت نے دنیائے اسلام اور پاکستان کے لئے تعمیر نو کا جو دور خلوص نیت سے شروع کیا ہے اس کو واپس نہیں لایا جا سکے گا- انہوں نے کہا کہ حکومت کی پالیسی کی وجہ سے افغانستان میں امن قائم ہونا شروع ہو گیا ہے جہاں افغانستان میں عملی طور پر ترقی اور خوشحالی آئے گی- انہوں نے کہا کہ حکومت صحت، تعلیم اور زراعت کے شعبوں پر خصوصی توجہ دے رہی ہے- ان خیالات کا اظہار انہوں نے ضلع کونسل اوکاڑہ میں مختلف طبقوں کے نمائندوں سے خطاب کے دوران کیا-

پاکستان غربت پر قابو پانے میں ناکام رہا ہے

عالمی بنک نے اپنی تحقیقاتی رپورٹ میں اس حصہ پر زور دیا ہے کہ غربت دور کرنے کے لئے عالمی مرکزیت پر عمل درآمد ہونا چاہئے- اس سلسلے میں عالمی بنک نے سات نکاتی ایکشن پلان بھی تجویز کیا ہے- اس رپورٹ میں دیگر ممالک کے دورہ پاکستان کا بھی ذکر ہے جس میں کہا گیا ہے کہ غربت پر کنٹرول کرنے، تعلیم پھیلانے اور دیگر امور میں پیچھے رہ گیا ہے- رپورٹ میں امیر ملکوں سے کہا گیا ہے کہ وہ پسماندہ اور ترقی پذیر ملکوں سے اپنی درآمد میں اضافہ کریں- تاکہ ان ملکوں کی حالت کچھ بہتر ہو- رپورٹ میں یہ بات زور دے کر کہی گئی ہے کہ عالمگیریت کے پروگرام پر عمل ہونا چاہئے اور غریب ملکوں کی اقتصادی بدحالی بتدریج ختم ہونی چاہئے- چین، بھارت ہنگری اور میکسکو نے عالمگیریت کے منصوبوں سے زیادہ استفادہ کیا جبکہ دوسرے درجے میں پاکستان، سابق سوویت یونین الجزائر، مصر، برما اور وینز ویلا شامل ہیں-

افغانستان جا کر لڑنے والے پاکستانیوں کے خلاف کارروائی ہوگی

پاک فوج کے ترجمان میجر جنرل راشد قریشی نے کہا ہے کہ افغانستان سے واپس آنے والے پاکستانیوں کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کی جائے گی- بی بی سی کو انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ اگر وہ ملک سے بغیر بتائے افغانستان گئے تھے اور کچھ نہیں کیا تو اس کے مطابق کارروائی کی جائے گی- اگر انہوں نے افغانستان میں جا کر جنگ کی ہے تو جو بھی ان کا جرم ہو گا اس کے مطابق کارروائی ہو گی- کیونکہ یہ پاکستان کے قانون کے خلاف ہے کہ اپنے ملک سے دوسرے ملک میں جا کر جنگ کریں- اگر یہ لوگ کسی طرح دہشت گردی میں ملوث رہے یا عالمی دہشت گردی میں ملوث پائے گئے تو اس سلسلے میں دیگر اتحادی ممالک سے بات چیت کر کے ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی- انہوں نے کہا کہ ملا عمر یا اسامہ پاکستان آئے ہیں تو ان کے خلاف بھی کارروائی کی جائے گی- دیگر اتحادی ممالک اور اقوام متحدہ سے مشورے بھی لئے جائیں گے- انہوں نے مزید کہا کہ یہ اندازہ نہیں کہ کتنے افراد یہاں سے افغانستان گئے- البتہ کچھ نے واپس آنے کی کوشش کی ہے-

پاکستان سے دوستانہ تعلقات چاہتے ہیں

افغانستان کی عبوری حکومت کے وزیر خارجہ ڈاکٹر عبداللہ نے پاکستان کے ساتھ قریبی تعلقات کے قیام کی خواہش کا اظہار کیا ہے- انہوں نے یہ بات کابل میں ایک غیر ملکی ٹی وی چینل کو انٹرویو میں کہی- انہوں نے کہا کہ افغانستان کی نئی حکومت خطہ کے تمام ہمسایہ ممالک کے ساتھ قریبی تعلقات چاہتی ہے کیونکہ تعلقات خطہ میں استحکام کے لئے بہت ضروری ہیں- اس سلسلے میں ہم پاکستان کے ساتھ خصوصی طور پر تعلقات کو فروغ دینا چاہتے ہیں پاکستان کی سابقہ خارجہ پالیسی کے باعث بعض اختلافات ہیں لیکن اب ہم ان تعلقات کو نئے سرے سے استوار کرنا چاہتے ہیں-

فوج کو اقتدار کی خواہش نہیں

گورنر پنجاب نے کہا ہے کہ دنیا کہتی ہے کہ فوج اقتدار اور اختیار کے لئے حکومت میں آئی- لیکن فوجی حکومت نے پہلی بار اختیارات عوام کو دے دیئے ہیں- حکومت کے دانشمندانہ فیصلوں کے باعث افغانستان میں امن بحال ہو رہا ہے- اور پاکستانی سرحدیں مضبوط ہوئی ہیں- ان خیالات کا اظہار انہوں نے ضلع کونسل اوکاڑہ میں زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے عمائدین کے نمائندوں سے بات چیت کے دوران کیا-

ایک ارب 30 کروڑ ڈالر کا قرضہ منظور

بین الاقوامی فنڈ نے پاکستان میں غربت کے خاتمے کے پروگرام کے لئے ایک ارب 30 کروڑ ڈالر کے قرضے کی منظوری دی ہے- اس بات کا فیصلہ واشنگٹن میں آئی ایم ایف کے ایگزیکٹو بورڈ کے اجلاس میں کیا گیا- یہ رقم بارہ مساوی اقساط میں رکھی جائے گی- پہلی قسط کی رقم فوری ادا کی جائے گی- شرح سود 0.5 ہوگی- اور ادائیگی کے لئے ساڑھے 5 سال کی رعایتی مدت دی گئی ہے-

حالات معمول پر آ گئے تو بھی پاکستان کو کھوئی ہوئی منڈیاں نہیں ملیں گی

سٹیٹ بنک نے کہا ہے کہ جب تک افغان بحران اطمینان بخش طور پر حل نہیں ہو جاتا پاکستان کی معیشت کے بارے میں شکوک رہیں گے- سٹیٹ بنک کی جاری ہونے والی سہ ماہی رپورٹ (جولائی دسمبر 2001) میں کہا گیا ہے کہ اس عرصے کو مالیاتی اصلاحات کے مشکل اقدامات کرکے اعتماد بحال کرنے کے لئے استعمال کیا جائے- اس کے علاوہ فارن ایکسچینج کی دو مارکیٹوں کو ختم کر دینا چاہئے- سب سڈیز ختم کر دینی چاہئیں اور سرکاری صنعتی تجارتی اداروں کو مالیاتی لحاظ سے خود چلنے کے قابل بنانا چاہئے- رپورٹ میں زرعی شعبے کی مدد کے لئے مناسب اقدامات پر زور دیتے ہوئے کہا گیا ہے کہ صرف موسمی حالات سازگار رہنے کی صورت میں ملکی اقتصادی ترقی ممکن ہے-

ملت اسلامیہ اختلافات بھلا کر ملت واحدہ بن جائے

صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ اسلامی ممالک کو تمام اختلافات بھلا کر متحد ہو جانا چاہئے حالات کا تقاضا ہے کہ ملت اسلامیہ ملت واحدہ بن جائے- اسلام امن اور ترقی کا مذہب ہے اسے دہشت گردی اور تشدد سے نہیں جوڑا جانا چاہئے- اسلامی دنیا کے سیاسی مسائل حل نہیں کئے گئے اس لئے بعض علاقوں میں عوام حق خودارادیت کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں-

نیٹو کی تشکیل نو کا مطالبہ

روس نے موجودہ عالمی چیلنجوں سے نمٹنے کے لئے معاہدہ شمالی اوقیانوس کی تنظیم نیٹو کی تشکیل نو کا مطالبہ کیا ہے- اور کہا ہے کہ نئے طریق کار کے تحت روس کو دیگر رکن ممالک کی طرح مسائل پر بحث اور حل کے فیصلے کرنے میں یکساں حقوق حاصل ہونے چاہئیں-

فلپائن میں تین ہلاک

فلپائن کی فوج نے ابوسیاف گروپ کے 3- افراد ہلاک کر دیئے ہیں

پھولوں کی پنیریاں-

سبزیوں کے بیج

گلشن احمد نرسری ربوہ میں انگریزی گلاب نئی ورائٹی گل داؤدی، گیندا، ڈبل جعفری، اور ولایتی پھولوں کی پنیریاں اور سبزیوں کے بیج دستیاب ہیں- نیز گھروں میں پودوں کی بہترین لینڈ سکیپنگ اور لان کو خوبصورت کروائیں-

(انچارج گلشن احمد نرسری)

حبوب مفید اٹھرا

چھوٹی -/50 روپے- بڑی -/200 روپے

تیار کردہ: ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

04524-212434 Fax:213966

ہمارے ہاں خالص دیسی گھی مکھن اور کریم نیز کریم نکلا ہوا دودھ -/8 روپے فی کلو خرید فرمائیں-

خان ڈیری انڈسٹریز

38/1 دارالفضل ربوہ فون 213207

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کے لئے ہمارے ہاں تشریف لائیں- ریڈی میڈ زیورات بھی دستیاب ہیں ہم واپسی پر کاٹ نہیں لیتے-

نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ

فون دکان 212837 رہائش 214321

نایاب کلاتھ ہاؤس- دیدہ زیب ورائٹی کا مرکز

وول کاٹن سلک کی مکمل ورائٹی نیز پردہ کلاتھ پر سیل شروع ہے

نایاب کلاتھ انٹر پرائزز- ریلوے روڈ گلی نمبر 1- ربوہ فون نمبر 213434

خوشخبری اب نایاب ٹیکس انڈسٹری فیصل آباد سپیشل وائٹ KT بنانے والے- اب ہول سیل میں بھی آپ کی خدمت میں پیش پیش

نایاب ٹیکس انٹر پرائزز- فون 041-646849

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61